تعصّب

انسان کی بدترین خَصلتوں میں سے تعصّب بھی ایک بدترین خَصلت ہے۔ یہ ایسی بد خَصلت ہے کہ انسان کی تمام نیکیوں اوراس کی تمام خوبیوں کو غارت اور برباد کرتی ہے۔ متعصّب گو اپنی زبان سے نہ کہے مگر اس کا طریقہ یہ بات جتلاتا ہے کہ عدل وانصاف کی خَصلت جو عمدہ ترین خَصائلِ انسانی سے ہے، اس میں نہیں ہے۔ متعصب اگر کسی غلطی میں پڑتا ہے تو اپنے تعصّب کے سبب اس غلطی سے نکل نہیں سکتا، کیوں کہ اس کا تعصّب اس کے برخلاف بات کے سننے اور سمجھنے اوراس پر غور کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اگروہ کسی غلطی میں نہیں ہے، بلکہ سچّی اور سیدھی راہ پر ہے تو اس کے فائدے اوراس کی نیکی کو پھیلنے اور عام ہونے نہیں دیتا کیوں کہ اس کے مخالفوں کواپنی غلطی پر مُتنبہ ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

تعصّب انسان کو ہزار طرح کی نیکیوں کے حاصل کرنے سے باز رکھتا ہے۔ اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی کام کو نہایت عمدہ اور مفید سمجھتا ہے مگر صرف تعصّب سے اس کو اختیار نہیں کرتا اور دیدہ دانستہ بُرائی میں گرفتار اور بھلائی سی بیزار رہتا ہے۔

ہنر، فن اور علم ایسی عمدہ چیزیں ہیں کہ ان میں سے ہر ایک چیز کو

نہایت اعلیٰ درجے تک حاصل کرنا چاہیے۔ مگر متعصب اپنی بد خَصلت سے ہر ایک ہنر، فن اور علم کے اعلیٰ درجے تک پہنچنے سے محروم رہتا ہے۔

مجھ کو اپنے ملک کے بھائیوں پر اس بات کی بدگمانی ہے کہ وہ بھی تعصّب کی بد خَصلت میں گرفتار ہیں اور اس سبب سے ہزاروں قسم کی بھلائیوں کے حاصل کرنے سے اور دنیا میں اپنے تئیں ایک معزّز قوم کو دکھانے سے محروم اور ذلت وخواری اور بے علمی اور بے ہنری کی مصیبت میں گرفتار ہیں اور اس لیے میری خواہش ہے کہ وہ اس بد خَصلت سے نکلیں اور علم وفضل اور ہنر وکمال کے اعلیٰ درجے تک پہنچیں۔

دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس نے خود ہی تمام کمالات اور تمام خوبیاں اور خوشیاں حاصل کی ہوں، بلکہ ہمیشہ ایک قوم نے دوسری قوم سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ مگر مُتعصب شخص ان نعمتوں سے بد نصیب رہتا ہے۔

اس کی مثال ایک ایسے جانور کی ہوتی ہے جو اپنے ریوڑ میں ملا رہتا ہے اور نہیں جانتا کہ اس کے ہم جنس کیا کر رہے ہیں؟ بُلبل کیا چہچہاتی ہے اور قُمری کیا غُلّ مچاتی ہے۔ بَیا کیا بن رہا ہے اور مکّھی کیا چُن رہی ہے۔